بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

گلدستہ
نعت و منقبت

یکے از مطبوعات دار الہدیٰ

بزمِ سنڈی حیدرآباد سلسلہ ۱۳

بضمن سوا سو سالہ عرسِ شریف
مجذوب المجاذیب حضرت سید محی الدین پاشاہ قادری رح
نبیرہ حضرت سید شاہ عبداللطیف قادری المحموی لاابالی رح کرنولی
بتاریخ ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۹ نومبر سنہ ۱۹۹۲ء بروز دوشنبہ

طرح (نعت) :: "ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰ"
زیرِ نگرانی :: حضرت خواجہ شوقؔ صاحب تلمیذ حضرت صفیؔ اورنگ آبادی
طرح (منقبت) :: "مزارِ پیر محی الدین رح پر رحمت خدا کی ہے"
زیرِ نگرانی :: الحاج سید محی الدین قادری ہادیؔ صاحب سجادہ نشین حضرت ممدوح
تلمیذ حضرت خواجہ شوقؔ صاحب
ناظمِ مشاعرہ :: الحاج سید شاہ نصیر الدین بسملؔ ابوالعلائی
باہتمام :: شیخ اسمٰعیل ذبیحؔ رزاقی
سنِ طباعت :: ماہ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ مطابق ماہ جون ۱۹۹۳ء

ابتدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ المغفار الذنوب - ستار العیوب وکشاف الکروب
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد سیدنا وشفیعنا حبیبنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وھو المحبوب وعلی
آلہ وازواجہ واصحابہ وھم تنویر القلوب -

آج سے تقریباً ۵۰ سال قبل جد امجد کے عرس مبارک کے موقع پر ہر سال نعتیہ اور منقبتی طرحی مشاعرہ کا اہتمام کیا جاتا تھا جس میں معروف شعراء حصہ لیتے تھے - اردو کے علاوہ فارسی طرح بھی دی جاتی تھی - درمیان میں کئی سال یہ سلسلہ مسدود رہا اور امسال حضرت سید محی الدین پاشاہ قادریؒ نبیرہ حضرت سید عبد اللطیف قادری لاابالی الحمویؒ کے سوا سو سالہ عرس کے موقع پر اس کا احیاء کیا گیا - حضور خاتم المرسلین قائد غر المحجلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں زائد از ۱۴ سو سال سے نعت کہی جا رہی ہے اور

قصیدے ختم ہوجائیں گے ہر اک کے مگر ہادی   قیام شمس تک بے شک لکھی جاتی رہیگی نعت

میں نے نعت کیلئے طرح مصرع "ڈال دیجئے کرم کی نظر مصطفیٰ" اور منقبت کے لئے طرح مصرع "مزار پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے" موزوں کر کے شعراء کو دعوت سخن دی - شعراء نے گہری دلچسپی لیتے ہوئے نعت اور منقبت کے اشعار موزوں کئے - اس گلدستہ میں جملہ ۳۶ نعتیں اور ۱۳ منقبتیں ہیں اور شعراء کا مختصر تعارف بھی ہے تاکہ شعراء میں ربط اور آدھی ملاقات کا سلسلہ قائم رہے - کچھ شعراء نے اپنا تعارف کرانا مناسب نہ سمجھا اور اسی تعارف کے باعث گلدستے کی طباعت میں تاخیر ہوئی — میں اُن تمام شعراء کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنا وقت نکال کر مشاعرے میں شرکت کی اور اپنا کلام سنایا - اور وہ تمام شعراء بھی شکریے کے مستحق ہیں جو کسی مصروفیت کے باعث مشاعرے میں شرکت نہ کر سکے مگر اپنے کلام سے گلدستے کو مزین کیا - میں اللہ جل مجدہ سے بصمیم قلب ملتجی ہوں کہ ہمیں سید ولد آدم صلعم کی عظمت و محبت سے مالا مال فرمادے اور اولیاء اللہ سے الفت کی فراوانی عطا کر دے - آمین -

عبد ہادی - سید محی الدین قادری ہادی

فہرست نعت

طرح مصرع :- "ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

ان شعراء کو مشاعرے میں شرکت کا شرف حاصل ہوا:— اشفاقی - بزمی - بسمل - بے ہوش - ثاقب - حزیں - ذبیح - راہی - زعیم - سید - شوقی - شیخ - صبر - طاہر - ظفر - عابد - عارف - فہیم - قادر - گرامی - نصیب - نظر - ہادی ۔

مشاعرے کا پہلا دور
زیرِ نگرانی جناب خواجہ شوقؔ صاحب تلمیذ حضرت صفیؔ اورنگ آبادی
۹½ تا ۱۲½ ساعت شب

جناب خواجہ شوقؔ صاحب نگرانِ مشاعرہ نعت سناتے ہوئے۔
ان کے بائیں جانب سید محی الدین قادری ہادیؔ سجادہ نشین۔ سید متین محی الدین قادری۔
محمد مخدوم رزاقی (خلیفہ سجادہ صاحب)۔ محمد عبد السلیم۔ شریف گرامیؔ (دادونی)۔
سید قدرت اللہ قادری رزاقی قادر (خلیفہ سجادہ صاحب)۔ محمد عبد الرحیم صابر اور محمد مشتاق۔
سیدھی جانب جناب معین الدین بزمیؔ۔

دیکھتا ہوں جدھر گھوم کر مصطفیٰؐ
آپؐ ہی آپؐ ہیں جلوہ گر مصطفیٰؐ

فرش پر مصطفیٰؐ، عرش پر مصطفیٰؐ
ہیں اِدھر مصطفیٰؐ، ہیں اُدھر مصطفیٰؐ

ہیں میری جان، میری نظر مصطفیٰؐ
میرا دل مصطفیٰؐ، ہیں جگر مصطفیٰؐ

جس کے خوابوں میں ہیں جلوہ گر مصطفیٰؐ
شام اُس کی ہے اُس کی سحر مصطفیٰؐ

آپؐ ہی کے ہیں محتاج یہ ہست و بود
ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰؐ

آپؐ آئیں تو حسرت نکل جائے گی
کب سے بیٹھا ہوں میں منتظر مصطفیٰؐ

دل میں چلتا رہا تذکرہ آپؐ کا
یاد آتی رہی رات بھر مصطفیٰؐ

سر کو قدموں پہ رکھ کر مچل جاؤں گا
چوم کر مصطفیٰؐ، چوم کر مصطفیٰؐ

اٹھنا بھی ہے چھوٹنا ہے یہی
خاک طیبہ کی ہو میرا گھر مصطفیٰؐ

لاج اشفاق کی آپؐ کے ہاتھ ہے
آپؐ کا سگ ہے یہ سر بسر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام ڈاکٹر محمد صابر حسین اشفاق صدیقی اور قلمی نام اشفاقؔ شرفی ہے۔ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری حاصل کی۔ آپکا میلانِ شاعری ۲۰ سال سے ہے۔ حضرت رشید شاہ محمد سیف الدین قادری شرفیؒ کے آگے زانوئے ادب طے کیا اور حضرت کی زبانِ فیض ترجمان نے زورِ قلم عطا کیا حضرتؒ کے وصال کے بعد آپکے جانشین سے وہی فیض بے پایاں کے تسلسل کا سلسلہ جاری ہے اور گاہ گاہ آپکو حضرت صبر آغائی سے بھی مشورہ سخن حاصل ہے۔ آپ کی ابتدائے شاعری شرفی چمن سے [illegible] ہوئی۔ موجودہ عمر ۳۸ سال ہے۔

آدھی ملاقات کیلئے:۔ اشفاق شرفی۔ کالی مسجد۔ دبیر پورہ۔ حیدرآباد۔ اے۔ پی

ڈاکٹر محمد صابر حسین اشفاق صدیقی

ہو کبھی اِس طرف بھی گزر مصطفیٰؐ
اپنے اظہر کی لینا خبر مصطفیٰؐ

مجھ پہ ہو آپؐ کی جب نظر مصطفیٰؐ
جگمگا جاؤں مثلِ قمر مصطفیٰؐ

آپؐ کے ہیں قدم، میرا سر مصطفیٰؐ
آپؐ کا ہر نشاں میرا گھر مصطفیٰؐ

آپؐ کی اک نظر کا بدل بھی نہیں
کہکشاں، نور، شمس و قمر مصطفیٰؐ

نور سے آپؐ کے سب منور ہوئے
پتیاں، پھول، شاخیں، شجر مصطفیٰؐ

صبح دوشنبہ سارا عرب کہہ اُٹھا
ہر خبر سے ہیں اچھی خبر مصطفیٰؐ

ظلم کفار و مشرک توڑھاتے رہے
آپؐ کرتے رہے در گزر مصطفیٰؐ

جانے کس سمت سے آپؐ ہوں جلوہ گر
دل کو رکھا ہے ہر موڑ پر مصطفیٰؐ

زیست کی رہگزر کتنی آسان ہے
آپؐ کا نام ہے ہمسفر مصطفیٰؐ

ایسے مل کر رہیں اُمتی آپؐ کے
جیسے رہتے ہیں شیر و شکر مصطفیٰؐ

سب نے مانا ہے **اظہر** غلام آپؐ کا
کون پہنچا سکے اب ضرر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام محمد اظہر الدین قادری اور تخلص اظہر ہے۔ بی۔اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازمت اختیار کی۔ پچھلے ۱۰، ۱۲ سال سے شاعری سے ذوق ہے۔ "نعت کے شاعر" کے نام سے مشہور ہیں۔

آدھی ملاقات کیلئے:- محمد اظہر الدین قادری اظہر
T.A. محکمہ انکم ٹیکس - کریم نگر - ۵۰۵۰۰۱ - (اے پی)

محمد اظہر الدین قادری اظہر

قلب مضطر ہے آنکھیں ہیں تر مصطفیٰؐ
"ڈال دیجیے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

لے کے للہ میری خبر مصطفیٰؐ — خود سے کر دیجئے بے خبر مصطفیٰؐ
لب پہ میرے ہے شام و سحر مصطفیٰؐ — آپ کا ہوں، بُرا ہوں اگر مصطفیٰؐ
در پہ بلوائیے بارِ دِگر مصطفیٰؐ — التجا ہے مری مختصر مصطفیٰؐ
فضل و جود و کرم ہو اگر مصطفیٰؐ — آستاں پر رہوں عمر بھر مصطفیٰؐ
اس طرح زندگی ہو بسر مصطفیٰؐ — آپ کا در ہو میرا ہو سر مصطفیٰؐ
آئیے خواب ہی میں نظر مصطفیٰؐ — کم سے کم ہو کرم اس قدر مصطفیٰؐ
آپ شمس الضحیٰ آپ بدر الدجیٰ — آپ نور الہدیٰ سر بسر مصطفیٰؐ
آپ محبوب رب آپ مطلوب رب — آپ خیر البشر معتبر مصطفیٰؐ
آپ شانِ خدا، مظہر کبریا — بندۂ حق نما، حق نگر مصطفیٰؐ

جب سے اعظم کے سر پر ہے نعلِ حضور
دین و دنیا میں ہے مفتخر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام سید شاہ محمد غوث محی الدین قادری اور تخلص اعظم ہے حضرت سید شاہ عبد اللطیف لاابالی کرنولی کی نسل سے ہیں۔ آپ اپنے دادا حضرت سید شاہ وحید قادری موسوی عارفؔ کے جانشین ہیں۔ عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے اور ایم۔ فل (عربی) کے علاوہ بی۔ ایڈ کی ڈگری بھی حاصل کی۔ اب لطیفیہ عربی کالج میں لکچرر ہیں۔

آدھی ملاقات کیلئے :۔ سید غوث محی الدین قادری اعظم۔ "دیوان خانۂ موسوی"
مکان نمبر 21-4-827/1/1۔ اندرون احاطہ درگاہ
حضرت سید موسیٰ قادریؒ۔ پل قدیم۔ حیدرآباد۔ 500264
سید غوث محی الدین قادری اعظم

حال روشن ہے سب آپ پر مصطفیٰؐ
ڈال دیجے اچٹتی نظر مصطفیٰؐ

کیجیے ہم پہ کرم کی نظر مصطفیٰؐ
ختم ہو جائے گا دردِ سر مصطفیٰؐ

رہزنِ راہِ ایماں کا کچھ ڈر نہیں
ہو جو آنکھوں میں یہ رہگزر مصطفیٰؐ

طورِ سینا سے کچھ کم نہ سمجھیں گے ہم
کوہِ فاراں جو آئے نظر مصطفیٰؐ

دین و دنیا کے رہبر ہو تم یا نبیؐ
کس لئے ہم پھریں دربدر مصطفیٰؐ

وادیٔ عشق میں خارِ وحشت سب ہی
ہیں یہ جنّت کے سارے ثمر مصطفیٰؐ

جس کا سایہ نہ ہو وہ بشر ہے کہاں
ہو گا تم سا نہ کوئی بشر مصطفیٰؐ

لطفِ بے حد کا منظر نگاہوں میں ہے
کیوں اٹھے گی ہماری نظر مصطفیٰؐ

اب یہ باسطؔ نہیں ہے ملول و حزیں
ہو گئی شامِ غم کی سحر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام محمد عبدالباسط ہے۔ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی موجودہ عمر (۴۰) سال ہے۔ پیشہ تدریس ہے۔ بچپن سے ہی شعر و شاعری کا شوق ہے۔ شرفِ تلمذ حضرت عرشی کے بعد حضرت صبر آغائی صاحب سے حاصل ہے۔

آدھی ملاقات کیلئے:۔ محمد عبدالباسط باسطؔ۔ محلہ کاروان ساہو۔ پوسٹ آفس کاروان۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۶۔ اے پی

محمد عبدالباسط باسطؔ

دین و ایمان و جان و جگر مصطفیٰؐ
تم پہ قربان ہے گھر کا گھر مصطفیٰؐ

جس طرف دیکھوں میں آپؐ آئیں نظر
دیجئے مجھ کو ایسی نظر مصطفیٰؐ

آپؐ احمدؐ و حامدؐ و محمودؐ ہیں
آپؐ سرکار والا گہر مصطفیٰؐ

ایسا منظر بھی دیکھا ہے جبرئیل نے
ہیں ادھر مصطفیٰؐ ہیں اُدھر مصطفیٰؐ

عاشقوں کا ہے وہ کعبۂ جان و دل
جس جگہ آپؐ ہیں جلوہ گر مصطفیٰؐ

چشم حور و ملائک ہیں اور عرش پر
ہے لکھا بالِ جبرئیل پر مصطفیٰؐ

مشکلوں کا تصور بھی جاتا رہا
نام والا کا ہے یہ اثر مصطفیٰؐ

اس پہ للہ چشم کرم کیجئے
حالِ اُمت ہے زیر و زبر مصطفیٰؐ

ہم کہاں جائیں سرکار فرمائیے
چھوڑ کر آپؐ کا سنگ در مصطفیٰؐ

حاضری کے لئے پھر یہ بے چین ہے
یاد فرمائیں بار دگر مصطفیٰؐ

ایک بسملؔ جو دیوانہ ہے آپؐ کا
یوں ہی بسمل رہے عمر بھر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام سید شاہ نصیر الدین اور تخلص بسملؔ ہے۔ آپکو آپکے والد حضرت حافظ سید شاہ احمد علی صاحب المعروف پیر جی ابو العلائی نے نو عمری میں شہنشاہِ رباعیات حضرت سید احمد حسین امجدؔ کے مکتب میں داخل کیا اور وہیں سے شاعری کی ابتداء ہوئی۔ ان کے بعد حضرت سیف حمویؒ اور رئیس الشعراء حضرت قدرؔ عریضی سے تلمذ حاصل رہا۔ آپکی تین تصانیف طبع ہو چکی ہیں۔ (۱) پلکوں کی دستک (۲) آواز کے بوسے (۳) کشکول میں سورج۔

آدھی ملاقات کیلئے: سید شاہ نصیر الدین بسمل ابو العلائی۔ مکان نمبر 2RT/5 3 چندولال بارہ دری کالونی حیدرآباد۔ فون نمبر 524370۔

سید شاہ نصیر الدین بسملؔ ابو العلائی

ہو دعا میں ہماری اثر مصطفیٰؐ
"ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

اپنی قربت میں مجھ کو بلا لیجئے
حشر کے دن مجھے دیکھکر مصطفیٰؐ

غم کے بادل ہیں سایہ فگن آج تک
حال روشن ہے سب آپ پر مصطفیٰؐ

آپ کے عشق میں جان جس نے بھی دی
بخشا جائے گا وہ بے خطر مصطفیٰؐ

منتشر زندگانی کا شیرازہ ہے
مجھ کو سمجھائیے غم سے مفر مصطفیٰؐ

حالِ دل عرض میں آپ سے کیا کروں
دیکھ لیجئے مری چشمِ تر مصطفیٰؐ

ہوگا بیحس نہ محروم لطف و کرم
دونوں عالم سے ہیں باخبر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام احمد حسین اور تخلص بیحس ہے ۔ جائے پیدائش الہ آباد ہے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی ۔ شرف تلمذ حضرت جرم محمد آبادی سے حاصل تھا ۔ ان کے علاوہ دیگر کہنہ مشق اساتذہ سے کبھی کبھی دوستانہ مشورہ لیا کرتے ہیں ۔ موجودہ عمر (۷۰) سال ہے ۔ گزشتہ دس بارہ سال سے حیدرآباد کو ہی اپنا وطن بنالئے ہیں ..

آدھی ملاقات کیلئے :۔ بیحس الہ آبادی

مکان نمبر ۱۱-۳-۸۱۴

لے پلی (جدید)

حیدرآباد - ۵۰۰۰۰۱ - اے - پی

احمد حسین بیحس

عرض اتنی سی ہے مختصر مصطفیٰؐ
"ڈال دیجئے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

دل میں جب سے ہوئے جلوہ گر مصطفیٰؐ
جگمگانے لگا میرا گھر مصطفیٰؐ

ناز جتنا کرے کم ہے تقدیر پر
کہدیں جسکو بھی اپنا اگر مصطفیٰؐ

اڑ کے آؤں گا میں سبز گنبد تلک
ہو عطا مجھکو بھی بال و پر مصطفیٰؐ

پل میں حق سے ملے اور آ بھی گئے
طے ہوا کس سے ایسا سفر مصطفیٰؐ

جس طرف دیکھوں میں آپ آئیں نظر
دیجئے مجھکو ایسی نظر مصطفیٰؐ

کفر و ظلمت کے چہروں کا رنگ اڑ گیا
آپ جب ہو گئے جلوہ گر مصطفیٰؐ

روشنی لینے کو آج بھی روز و شب
صدقے ہوتے ہیں شمس و قمر مصطفیٰؐ

من رآنی سے ایمان محکم ہوا
حق کو دیکھا تمہیں دیکھکر مصطفیٰؐ

زلف بکھری تو عالم میں شب ہو گئی
عکسِ عارض ہے نورِ سحر مصطفیٰؐ

واصلِ حق بھی ہیں شاملِ خلق بھی
سب میں ہیں آپ المختصر مصطفیٰؐ

عرش پر آپ ہیں ذات کا آئینہ
فرش پر آپ مثلِ بشر مصطفیٰؐ

ہوش ایسا عطا کیجئے بے ہوش کو
نعت پڑھتا رہے عمر بھر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام محمد عبدالقادر اور تخلص بے ہوش ہے۔ وطن محبوب نگر ہے۔ آپ کی ملازمت پی اینڈ ٹی ڈپارٹمنٹ میں ہے۔ "ہوشِ عقیدت" کے نام سے نعتیہ کلام کا مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ حضرت مولانا معز الدین قادری الملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہے۔ حج و زیارت کی سعادت سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ کلام ترنم سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کرتے ہیں۔ آدھی ملاقات کیلئے

الحاج محمد عبدالقادر بے ہوش
مکان نمبر ۲۳-۱-۱۰۹۰ پنچ محلہ۔
حیدرآباد-۵۰۰۰۰۲۔

"ڈال دیجئے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"
لیجئے کچھ ہماری خبر مصطفیٰؐ

ہے فرشتوں کو بھی جستجو آپؐ کی — آپ ہی تو ہیں خیر البشر مصطفیٰؐ
دیکھ کر سبز گنبد کے مینار کو — رشک کرتے ہیں شمس و قمر مصطفیٰؐ
ہوں خطا کار لیکن غلاموں میں ہوں — کیجئے میری خطا در گزر مصطفیٰؐ
چند آنسو ندامت کے ٹپکے جو تھے — بن گئے ہیں وہ لعل و گہر مصطفیٰؐ
آپؐ سے بغض رکھتا ہے جو یا نبیؐ — اُس کی دنیا ہے زیر و زبر مصطفیٰؐ

لاج ثاقبؔ کی محشر میں رکھ لیجئے
اِلتجاء ہے یہی مختصر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام نظام الدین اور تخلص ثاقبؔ ہے۔ قلمی نام ثاقب بنارسی ہے۔ بنارس کے مشہور استاد شاعر نذیر بنارسی سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ گزشتہ ۱۵ سال سے شاعری کا ذوق ہے۔ اپنے وطن سے حیدرآباد آکر کافی عرصہ ہوا۔ آل انڈیا ریڈیو اور ٹی وی سے اپنا کلام ترنم میں کئی مرتبہ سنا چکے ہیں۔

آدھی ملاقات کے لئے:۔ ثاقب بنارسی۔

"بنارس ساری ہاؤس" کاشانۂ سادات
مکان نمبر ۷-۵۶۷-۵
فرسٹ فلور۔ درگاہ یوسفین روڈ۔ نام پلی
حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۱۔ فون نمبر ۲۲۸۲۳۲

ثاقب بنارسی

چاہتا ہے یہ ہر دیدہ ور مصطفیٰؐ
آپ ہوں اُس کے پیشِ نظر مصطفیٰؐ

آؤں یثرب نگر میں اگر مصطفیٰؐ
پھر نہ جاؤں کبھی لوٹ کر مصطفیٰؐ

میرا بگڑا مقدر سنور جائے گا
ڈال دو اک اچٹتی نظر مصطفیٰؐ

آپؐ کی یاد کا جب اُجالا ہوا
گھر ہوا گھر ہمارا یہ گھر مصطفیٰؐ

اب کسی رہنما کی ضرورت نہیں
دونوں عالم کے ہیں راہبر مصطفیٰؐ

آپ اپنی خبر سے ہے وہ بے خبر
جو رہا آپ سے بے خبر مصطفیٰؐ

رحمتِ دوجہاں، شافعِ عاصیاں
بن کے آئے ہیں خیر البشر مصطفیٰؐ

آپ بدرُ الدجیٰ، آپ شمس الضحیٰ
آپ کی گرد شمس و قمر مصطفیٰؐ

تھام لے تو بھی دامانِ رحمت حشر میں
ہے خدا بھی اُدھر ہیں جدھر مصطفیٰؐ

[illegible] آپ کو دیکھ کر مصطفیٰؐ
گنجِ مخفی ہوا جلوہ گر مصطفیٰؐ

مانگتا ہوں درِ پاک پر مصطفیٰؐ
فرصتِ سجدۂ مختصر مصطفیٰؐ

نور سے نور قوسین میں مل گیا
کیا خبر ہیں کہاں عرش پر مصطفیٰؐ

بعدِ سدرہ تجلّی نے روکا ہی ہے
آپ کی عرش کی رہگزر مصطفیٰؐ

آپ کا ہے وسیلہ وسیلہ بڑا
ہر دعا کا ہے اس میں اثر مصطفیٰؐ

راہِ ہجرت میں صدیقؓ لیکر رواں
دل میں ہیں مصطفیٰؐ دوش پر مصطفیٰؐ

بات کل کی ہے کل کے رسولوں کی بات
آج بھی ہیں مرکزِ ہر نظر مصطفیٰؐ

جس کو خوشبو ذرا آپ کی چھو گئی
وہ زمانہ میں ہے دیدہ ور مصطفیٰؐ

ہیں خدا کے ارادوں کی تکمیل میں
وسعتِ قدرتِ شش بحر و بر مصطفیٰؐ

آپ رحمت سراپا کرم
ہے نجات آپ پر منحصر مصطفیٰؐ

نسبتِ در سے خورشید روشن ہوا
اُس کی تقسیں ہوئی معتبر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام خورشید حسین جُنیدیؔ، قلمی نام خورشید جُنیدی اور تخلص خورشید ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی سے بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی۔ عرصۂ دراز سے شعر کہتے ہیں۔ کلام میں استادانہ رنگ غالب ہے۔ بیشتر مشاعروں میں صدارت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

آدھی ملاقات کیلئے :۔ خورشید جنیدی۔ مکان نمبر 23-2-198/11
محلہ مغل پورہ۔ حیدر آباد۔ 500002۔

خورشید حسین جُنیدی خورشید

جینے دیتے ہیں اسباب پُر خطر مصطفیٰؐ
آپؐ کی رہگزر — رہگزر مصطفیٰؐ

وار دی جان بھی آپ پر مصطفیٰؐ — اب عمرؓ ہوگئے ہیں عمرؓ مصطفیٰؐ
کھرے اور کھوٹے کی پہچان دی — آپؐ نے دی ہمیں وہ نظر مصطفیٰؐ
آنکھ پر بوجھ تھے ٹمٹماتے دیئے — آپؐ آئے تو آئی سحر مصطفیٰؐ
ہے مدینہ اِدھر اور کعبہ اُدھر — ہے اِدھر گھر اُدھر مستقر مصطفیٰؐ
ڈھل گئے چاند تاروں میں ذرّے کئی — بے خبر جب ہوئے باخبر مصطفیٰؐ

آپؐ کا ساتھ ہے خیرؔ یہ خیر ہے
ورنہ جینے کہاں دیتا شر مصطفیٰؐ

تعارف

آپکا نام محمد عبدالرؤف ہے۔ ادبی حلقوں میں رؤف خیرؔ کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ ۵ر نومبر ۱۹۴۸ء میں حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس وقت گورنمنٹ جونیئر کالج۔ کریم نگر میں اردو کے لکچرر ہیں۔ آپکی دو تصنیفات "اقرا" ۱۹۷۷ء میں "ایلاف" ۱۹۸۲ء میں طبع ہو چکی ہیں۔ تیسرا شعری مجموعہ "شہداب" زیر اشاعت ہے۔ حکومت مہاراشٹرا اور آندھرا پردیش نے تحتانوی جماعت کے طلباء کیلئے ایک ایک نظم شاملِ نصاب کیا ہے۔ ریڈیو اور ٹی۔ وی پر بارہا اپنا کلام پیش کر چکے ہیں۔ موجودہ عمر (۳۴) سال ہے۔

ادبی ملاقات کیلئے:- رؤف خیرؔ۔ لکچرر اردو۔ گورنمنٹ جونیئر کالج فار بوائز۔ کریم نگر۔ پن کوڈ۔ ۵۰۵۰۰۲ - اے۔ پی۔

محمد عبدالرؤف خیرؔ

آپؐ کا در ہو میرا ہو سر مصطفیٰؐ
آپؐ کا میرے دل میں ہو گھر مصطفیٰؐ

عرش و فرش کیا، خالقِ کُن فکاں
بھیجتا ہے درود آپؐ پر مصطفیٰؐ

سج گئے اولیاء کے محافل جہاں
بس وہیں ہو تمہیں جلوہ گر مصطفیٰؐ

خوابِ غفلت سے اب تو جگا دیجئے
آکے خوابوں میں مجھکو نظر مصطفیٰؐ

آپؐ کی دُھن، تخیل ہے بس آپؐ کا
ہے یہی میرا زادِ سفر مصطفیٰؐ

میں انہیں دیکھ کر تم کو دیکھا کروں
ہے یہی آرزو مختصر مصطفیٰؐ

ہے ذبیح آپؐ کا خوشہ چیں مرحبا
"ڈال دیجئے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

تعارف

آپ کا نام شیخ اسمٰعیل ہے۔ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ پیشہ تجارت ہے۔ جانشین آستانۂ رزاقیہ حضرت سید محی الدین قادری ہادی مدظلہٗ نے نسبتِ شرفِ غلامی بخشا۔ شعر و سخن کو اظہارِ عقیدت کا بہترین ذریعہ مانتے ہیں۔ محسن دوست اشفاق شرفی اور محمود طاہر شرفی نے ذوقِ شاعری بڑھایا۔ اپنا پہلا طرحی کلام بزم نارائن داس میں ۱۹۷۶ء میں سنایا۔ شرفِ تلمذ حضرت صبر آغائی صاحب سے ہے۔ مرشدِ کامل کی چشمِ عنایت سے فنِ شاعری پروان چڑھ رہی ہے۔

آدھی ملاقات کیلئے: شیخ اسمٰعیل ذبیح۔ محلہ سبزی منڈی۔
مکان نمبر 13-3-1109/2 پوسٹ کاروان۔
حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۶۔ اے۔ پی

شیخ اسمٰعیل ذبیح رزاقی

جس طرف بھی اٹھے اب نظر مصطفیٰؐ
آپؐ ہی آپؐ ہوں جلوہ گر مصطفیٰؐ

آسماں سے مقدس زمیں ہو گئی — فرش سے جب گئے عرش پر مصطفیٰؐ
جب بھی میں نے وسیلہ لیا آپ کا — ہو گئی ہے دعا با اثر مصطفیٰؐ
آج بھی آپؐ کا کوئی ثانی نہیں — آپؐ ایسے ہیں خیر البشر مصطفیٰؐ
ایک تھے آپؐ ہی نور کے روبرو — کس میں تھی اتنی تابِ نظر مصطفیٰؐ
میری معراج تو واقعی ہے یہی — آپؐ کا در ہو، پھر میرا سر مصطفیٰؐ
آپ ملنے گئے جس سے بھی عرش پر — خود تھا وہ آپ کا منتظر مصطفیٰؐ
یوں تو دنیا میں چاروں طرف ہیں بشر — آپؐ ہیں ایک فوق البشر مصطفیٰؐ

جب یہ راہیؔ بنائے گئے دو جہاں
تھے خدا ہی کے پیشِ نظر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام علی الدین احمد والا جاہی ہے۔ حیدرآباد میں پیدا ہوئے حکمت اور شاعری ورثے میں ملی ہے۔ ڈاکٹر راہیؔ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ شاعری کا آغاز سنہ ۱۹۵۸ء سے کیا۔ آپ کا شعری مجموعہ "دستک" شائع ہو چکا ہے۔ شرفِ تلمذ جناب باقر منظور اور حضرت مولوی محمد عبد الغفور رفیق حیدرآبادی کے بعد حضرت سید نظیر علی عدیلؔ سے ہے۔ اکثر مشاعروں کی نظامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

آدھی ملاقات کیلئے :- ڈاکٹر راہیؔ۔ مکان نمبر ۸۱۹-۲-۱۶-
سرور نگر روڈ۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۳۶۔ اے۔ پی

علی الدین احمد والا جاہی راہیؔ

جس کو دی ہے خدا نے نظر مصطفیٰؐ
کس کو دیکھے تمہیں دیکھ کر مصطفیٰؐ

ایک نگاہِ کرم ہو ادھر مصطفیٰؐ | ہوں بہت دیر سے منتظر مصطفیٰؐ
منبع نور ہے سر بسر مصطفیٰؐ | ہے قدم بوس جس کی نظر مصطفیٰؐ
سارے عالم پہ احسان ہے سرکار کا | سارے عالم کے ہیں راہبر مصطفیٰؐ
ایک میں ہی نہیں میری جاں ہی نہیں | تم پہ صدقے میرا گھر کا گھر مصطفیٰؐ
اس پہ قربان ہے ہر شعورِ نظر | سوئے طیبہ ہے جس کی نظر مصطفیٰؐ

دل میں روحیؔ کے ہے جو خیال آپؐ کا
ہے اندھیرے میں نورِ سحر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام سید شاہ محی الدین علی قادری اور تخلص روحیؔ ہے۔ قلمی نام روحی قادری ہے۔ شرف تلمذ حضرت صفیؔ اورنگ آبادی سے تھا۔ "تلامذۂ صفیؔ" میں آپ کا تذکرہ موجود ہے۔ کلام میں استادانہ رنگ غالب ہے۔۔

آدھی ملاقات کیلئے :- روحی قادری
مکان نمبر ۲۰۷-۳-۱۷
یاقوت پورہ۔
حیدرآباد - ۵۰۰۰۲۳ -
آندھرا پردیش

سید شاہ محی الدین علی قادری روحیؔ

"ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفٰیؐ"
زندگی ہے بہت پُر خطر مصطفٰیؐ!

آپؐ ہی ہیں مرے چارہ گر مصطفٰیؐ!
آپؐ ہی پر ہے میری نظر مصطفٰیؐ!

رات دن، ہر گھڑی، ہر پہر مصطفٰیؐ!
ڈھونڈھتی ہے تمہیں کو نظر مصطفٰیؐ!

دے ندا مجھکو گر بالِ و پر مصطفٰیؐ!
اُڑ کے پہنچوں میں طیبہ نگر مصطفٰیؐ!

آپؐ ہی ہیں اُجالا مری زیست کا
آپؐ ہی سے ہے میری سحر مصطفٰیؐ!

آپؐ ہی کے جمالِ رخِ پاک سے
جگمگاتے ہیں شمس و قمر مصطفٰیؐ!

روزِ محشر شفاعت ہو زاہدؔ کی بھی
یا نبی، یا شہِ بحر و بر مصطفٰیؐ!

تعارف

آپ کا نام سید غوث الدین علی خاں۔ قلمی نام زاہدؔ قادری اور تخلص زاہدؔ ہے۔ گزشتہ تیس (۳۰) سال سے شاعری کرتے ہیں۔ آپ کے والد خورشید قادری بھی شاعر تھے۔ شرفِ تلمذ علامہ ناصر زیدپوری سے حاصل رہا ہے۔ آپ حیدرآباد کے کئی مشاعروں میں شرکت کرتے ہیں۔ آپ کو کئی اساتذۂ سخن کے ساتھ اپنا کلام سنانے کا شرف ملا ہے۔

آدمی ملاقات کیلئے۔ زاہدؔ قادری۔ ہیڈ اسسٹنٹ ایم آر او آفس۔ بھکنور منڈل۔ تعلقہ کاماریڈی۔ ضلع نظام آباد۔ اے۔ پی۔

زاہدؔ قادری

لے کے آئے ہیں ہم چشمِ تر مصطفیٰؐ
"ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

حشر کی دھوپ میں کالی کملی رہے — میں جھکائے چلوں اپنا سر مصطفیٰؐ
بس وہیں سب فرشتوں نے دی حاضری — جس نے بھیجا درود آپؐ پر مصطفیٰؐ
آپ کا نام لے کر جو مانگے کوئی — کیسے ہو وہ دعا بے اثر مصطفیٰؐ
اب کسی کی مجھے کوئی حاجت نہیں — آپ جب ہو مرے چارہ گر مصطفیٰؐ
آپؐ کی یاد ہو آپؐ کی بات ہو — یونہی گزریں یہ شام و سحر مصطفیٰؐ
مجھ کو آئے گا جینے کا تب ہی مزا — زیست طیبہ میں ہو جب بسر مصطفیٰؐ
آپؐ ہی کا سہارا ہے بس حشر میں — میں گنہگار ہوں سر بسر مصطفیٰؐ

ہجر میں آپ کے جاں بہ لب ہے زعیمؔ
اب بلا لیجے طیبہ نگر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا اصلی نام رحمت اللہ، عرفیت عظیم، قلمی نام زعیم ذومرہ اور تخلص زعیمؔ ہے۔ ۲۳ جون ۱۹۴۷ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ گزشتہ ۱۴، ۱۵ سال سے شاعری سے ذوق ہے۔ جناب رؤف خیر سے اصلاح لیتے ہیں۔ مختلف اخبارات و رسائل میں آپ کی تخلیقات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو حیدرآباد سے کلام سنا چکے ہیں۔ گنڈی پیٹ میں اجمیری ہوٹل کے مالک ہیں۔۔

آدھی ملاقات کیلئے – زعیم ذومرہ – اجمیری ہوٹل – گنڈی پیٹ
حیدرآباد – ۵۰۰۱۷۱ –

زعیمؔ ذومرہ

دے کے روحانی علم و ہنر مصطفیٰؐ
بخشتے ہیں مومنوں کو وقر مصطفیٰؐ

آمر والوں میں روحانی انسان ہے — اُسکو دیتے ہیں کل کی خبر مصطفیٰؐ
موت سے پہلے وارد کرے موت کو — خود یہ کہتا ہوا وہ اگر مصطفیٰؐ
چھوڑ سب کچھ جو حاصل کریگا یہ فن — باالیقین اُس کے ہوں راہبر مصطفیٰؐ
فاتح موت بن کر وہ زندہ رہے — نہ میرے پھر کہ ہوں گے سپر مصطفیٰؐ
اُس کے افکار و گفتار و کردار میں — کر دئے ہیں ودیعت اثر مصطفیٰؐ
جو بھی روحانیت پر ہو فائز سدا — اُس پہ نگراں ہیں شام و سحر مصطفیٰؐ
جبکہ ایمان ہے معیارِ روحانیت — ہوگا روحانی ایماں ہو بر مصطفیٰؐ
تزکیہ تصفیہ تخلیہ پالیا — روح پر قرب کا کھولیں در مصطفیٰؐ
بن کے روحانی بندوں کی قسمت بدلی — کردیں مخلوق میں فخر در مصطفیٰؐ

دیر سے اِس کا سعید بھی ہے منتظر
"ڈال دیجیے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

تعارف

آپ کا نام سید حبیب اللہ اور تخلص سعید ہے۔ پیر و مرشد کی طرف سے "عین الحق" لقب عطا ہوا۔ سکونت ادونی ضلع کرنول میں ہے۔ حکمت ورثے میں ملی ہے "استاذ ہر فن" کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ کلام میں تصوف و فلسفہ زیادہ ہے۔ موجودہ عمر ۶۵ سال ہے۔۔

آدھی ملاقات کیلئے: مکان نمبر 251 - وارڈ 6 - بکری بازار۔
تیل واڑہ - ادونی - ضلع کرنول - 518301

سید حبیب اللہ سعید

تم سے ممکن ہے کس کو مفر مصطفیٰؐ — تم جدھر ہو خدا بھی اُدھر مصطفیٰؐ

ہر جگہ ہیں بہ شانِ دِگر مصطفیٰؐ — حق نگر حق اثر حق نظر مصطفیٰؐ

کیا بشر کیا شعورِ بشر مصطفیٰؐ — تم ہو نورِ خدا سر بسر مصطفیٰؐ

عرض پرداز ہے چشمِ تر مصطفیٰؐ — ہو خدا را کرم کی نظر مصطفیٰؐ

مصطفیٰؐ کے سوا کیا ہے کونین میں — فرش پر مصطفیٰؐ عرش پر مصطفیٰؐ

رہ سکے جب نہ جبریلؑ ساتھ آپؐ کا — کون ہو آپؐ کا ہمسفر مصطفیٰؐ

مثل جنکا ازل سے ابد تک نہیں — آپؐ ایسے ہیں مثلِ بشر مصطفیٰؐ

ہم غریب آپؐ کی شان سمجھینگے کیا — بھیجتے ہیں درود آپؐ پر مصطفیٰؐ

دیکھ سکتا ہے جلوہ وہی آپؐ کا — آپؐ دیتے ہیں جسکو نظر مصطفیٰؐ

سیرتِ پاک قرآں ہی قرآن ہے — آپؐ کا گھر ہے قرآں کا گھر مصطفیٰؐ

حق نے دی ہیں تمہیں جس قدر رفعتیں — تم میں ہے انکسار اُس قدر مصطفیٰؐ

عرش پرواز کر دے جو انسان کو — وہ نظر ہے تمہاری نظر مصطفیٰؐ

کائنات آپؐ کے در کی محتاج ہے — ہم غلاموں پہ کیا منحصر مصطفیٰؐ

کس کے بس کا ہے قوسین کا مرحلہ — ہے تمہارا ہی تنہا گذر مصطفیٰؐ

انبیاؑ و رسل اور بھی یوں تو ہیں — مصطفیٰؐ ہر طرح ہیں مگر مصطفیٰؐ

آج تک کس نے دیکھا ہے اللہ کو — سب کا ایمان ہے آپؐ پر مصطفیٰؐ

قبلِ آدمؑ بھی ان کی نبوت ہے شوقؔ
کیا خبر کب سے ہیں جلوہ گر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام خواجہ حسن اور تخلص شوقؔ ہے۔ تقریباً پچاس سال سے شعری ادبی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ پہلے مفتی میر اشرف علی صاحب سے تلمذ رہا۔ بعد ازاں حضرت صفی اورنگ آبادی کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ بر سنہ ۱۹۸۳ء میں مجموعہ کلام "چشم نگراں" شائع ہو کر منظر عام پر آچکا ہے۔ مشہور روزنامہ "رہنمائے دکن" سے بیس سال وابستگی رہی اور دو مجموعے زیر ترتیب ہیں۔

ملاقات کیلئے: خواجہ شوقؔ۔ قریب مسجد یکی نہ۔ چھاونی نادر علی بیگ۔ حیدرآباد - ۵۰۰۰۳۶ (اے-پی)

—: خواجہ حسن شوقؔ :—

آنکھ میری مدینہ نظر مصطفیٰؐ
میرا سب کچھ نثار آپ پر مصطفیٰؐ

اب بلالو خدارا مدینہ مجھے — ہند میں زندگی ہے دوبھر مصطفیٰؐ
آپ کا در سلامت ہے میرے لئے — کیوں بھلا میں پھروں دربدر مصطفیٰؐ
اپنا بگڑا مقدر سنور جائے گا — ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰؐ
دل کو حاصل سکوں وہ عطا کیجئے — پاؤں طیبہ کی وہ "دوپہر" مصطفیٰؐ
ساری دنیا قیامت کے نرغے میں ہے — لو خدارا ہماری خبر مصطفیٰؐ
کس قدر قوم مسلم پریشان ہے — چھوڑ کر آپؐ کی رہگزر مصطفیٰؐ
آپؐ سے کون سا رازِ حق ہے چھپا — آپؐ رکھتے ہیں ہر کون کی خبر مصطفیٰؐ
آپؐ اُدھر مسندِ لامکاں کے اِدھر — ہیں بہ شکلِ بشر جلوہ گر مصطفیٰؐ
بندگی کی ہوس اور باقی نہ ہو — آپؐ کے پاؤں ہوں میرا سر مصطفیٰؐ

میں غلام سند یافتہ ہوں اے شیخ
آپؐ مدنی کے قلب و جگر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا پورا نام مولانا شیخ مدنی نقشبندی مجددی اور تخلص شیخ ہے۔ مقام پیدائش ملگولی ہے،
تعلقہ ادونی ضلع کرنول میں رہائش عرصہ دراز سے ہے۔ ادونی کے کئی مشاعروں میں اپنا کلام سناکر
داد تحسین حاصل کرتے ہیں۔ طالب علمی کے زمانے میں ادونی کے مشہور شاعر حضرت عبدالکریم قابل سے
شرفِ تلمذ حاصل ہوا۔ بعد میں عرش کرنولی اور شریف گرامی سے اصلاح لی۔ بارگاہِ شہدائے کربلا
میں آپکا نذرانہ کلام بنام "گلہائے عقیدت" ۱۹۸۵ء میں طبع ہوا۔ نعتیہ کلام بعنوان "گلدستۂ نعت" اور غزلیات کا مجموعہ
"گنجینۂ عرفان" زیر ترتیب ہے۔ ڈپٹی تحصیلدار کے عہدے سے وظیفہ پر سبکدوش ہوئے۔

ادونی ملاقات کیلئے: شیخ صاحب مدنی۔ مکان نمبر ۵۲۹۔ وارڈ نمبر ۲۵۔ محلہ لعل بند۔ تعلقہ ادونی ضلع کرنول

: شیخ مدنی :

کر گیا میرے دل میں جو گھر مصطفیٰؐ
آپ کے عشق کا ہے اثر مصطفیٰؐ

آپ کا رخ رہے گا جدھر مصطفیٰؐ
خالقِ کل یقیناً ادھر مصطفیٰؐ

زندگی کا کڑا ہے سفر مصطفیٰؐ
ڈال دیجئے کرم کی نظر مصطفیٰؐ

آرزوئے دلی ہے یہی بس مری
آپ کا در ہو خادم کا سر مصطفیٰؐ

آپ کی ہے غلامی مجھے اب نصیب
کیوں نہ تقدیر ہو اوج پر مصطفیٰؐ

آپ کی گرد رہ مل گئی ہے مجھے
کیا کروں لے کے لعل و گہر مصطفیٰؐ

ہوگی بے کھٹکے بخشش مری ہے یقیں
ہے مرا صبرؔ کہہ دیں اگر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام میر حسن علی، قلمی نام صبر آغائی اور تخلص صبر ہے۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد پیدا ہوئے۔ ۱۵ سال کی عمر سے شاعری کا ذوق ہے۔ حضرت غلام دستگیر صاحب ابر سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ پھر حضرت سید محمد ضامن کنتوری سے اصلاح لیتے رہے۔ اردو کے علاوہ فارسی زبان میں بھی نعتیں لکھتے ہیں۔ آپ کے تلامذہ بے شمار ہیں۔ حضرت سید سیف الدین حسینی الرضوی سیفؔ کے فرزند سید علیم الدین شرفی نے آپ کو "امیر الشعراء" کے خطاب سے نوازا۔ موجودہ عمر ۷۵ سال ہے۔

آدھی ملاقات کیلئے :۔ صبر آغائی ابوالعلائی۔

مکان نمبر 13-5-622۔ ٹپہ چبوترہ۔ پوسٹ آفس کاروان
حیدرآباد۔ 500006

صبر آغائی ابوالعلائی

میری ہستی تھی زیر و زبر مصطفیٰؐ
آپ نے کر دیا معتبر مصطفیٰؐ

انبیاء آئے دُنیا میں یوں تو بہت
آپؐ کہلائے خیر البشر مصطفیٰؐ

باریابی یہاں اب کسی کی نہیں
میرا دِل آپ ہی کا ہے گھر مصطفیٰؐ

ساری مخلوق محکوم ہے آپؐ کی
آپؐ نبیوں کے بھی تاج ور مصطفیٰؐ

حشر میں کون جانے کہ کیا حشر ہو
آپؐ لینا ہماری خبر مصطفیٰؐ

ہم کو اپنا بنا کر کیا سُرخرو
کیا خبر ہم بھی رہتے کدھر مصطفیٰؐ

جو کتاب اور سُنت کو تھامے رہا
بند اُس پر ہے دوزخ کا در مصطفیٰؐ

لِللہ ہم پہ کرم اتنا فرمائیے
ہم بھی دیکھیں یہ طیبہ نگر مصطفیٰؐ

مال و زر کیا ہیں قرباں ماں باپ سب
جان حاضر ہے ضارب کا سر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا اصلی نام عبدالرشید خاں، قلمی نام رشید ضارب اور تخلص ضارب ہے۔ ۲۰ر جون ۱۹۶۲ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ گزشتہ ۵، ۶ سال سے شاعرانہ ذوق رکھتے ہیں۔ جناب رؤف خیر سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ بی۔اے (لینگویجس) کے سالِ آخر میں ہیں۔ الکٹرانک میکانک ہیں۔ موجودہ عمر ۳۰ سال ہے۔

آدھی ملاقات کیلئے: رشید ضارب - مکان نمبر ۹-۱۰-۲۰۲/۵۰
محلہ رسالہ بازار - قلعہ گولکنڈہ - حیدرآباد - ۵۰۰۰۰۵

رشید ضارب

ہو ادھر ہو ادھر ہو ادھر مصطفیٰؐ
اک نظر اک نظر اک نظر مصطفیٰؐ

گھر نہ جاؤں گا میں لوٹ کر مصطفیٰؐ
آپ کا سنگِ در چھوڑ کر مصطفیٰؐ

ہے کٹھن زندگی کا سفر مصطفیٰؐ
لیجیے لیجیے گا خبر مصطفیٰؐ

جس پہ ڈالی کرم کی نظر مصطفیٰؐ
ہوگیا وہ بشر معتبر مصطفیٰؐ

اپنے جیسا بشر اُن کو سمجھو نہ تم
لائے تشریف مثلِ بشر مصطفیٰؐ

کر عطا مجھ کو ایسی بصیرت خدا
میں جدھر دیکھوں آئے نظر مصطفیٰؐ

طاہرؔ بے نوا پر خدا کے لئے
"ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

تعارف

آپ کا نام محمد محمود ہے۔ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ تعلیم انجمن رفاہ المسلمین دارالعلوم کا درم ہیٹھ کے بعد جامعہ نظامیہ میں ہوئی۔ آپ کا ذوق شاعری حضرت الحاج سید شاہ سیف الدین قادری شرفی کے دست حق پر بیعت حاصل کرنے کے بعد پروان چڑھا۔ شرف تلمذ جناب غلام محی الدین قادری شرفی سے تھا۔

آدھی ملاقات کیلئے:- محمد محمود طاہر شرفی
مکان نمبر ۱۰-۵-۳۹۱/۲۳/۸
سید نگر۔ فرسٹ لانسر۔
حیدرآباد - اے - پی

محمد محمود طاہر شرفی

میری روح اور قلب و جگر مصطفیٰؐ
ورد کرتے ہیں شام و سحر مصطفیٰؐ

اپنی منزل کو پہنچا وہی کارواں — آپؐ جس کے بنے راہبر مصطفیٰؐ
یہ یقیں ہے حقیقت ہے ایمان ہے — آپؐ رب کے ہیں نزدیک تر مصطفیٰؐ
چھٹ نہ سکتی کبھی کفر کی تیرگی — آپؐ دنیا میں آتے نہ گر مصطفیٰؐ
دو جہاں میں رہیں گے وہی کامراں — جن کا ایمان ہو آپؐ پر مصطفیٰؐ
ہم تو ہم غیر اقوام ہیں معترف — آپؐ قرآں ہیں سر تا بہ سر مصطفیٰؐ

رہنے پائے نہ محروم دیدار سے
آپؐ کا اُمتی ہے ظفر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام محمد نجم الدین فاروقی ہے۔ تخلص ظفر اور قلمی نامی ظفر فاروقی ہے۔ گزشتہ چھ سال سے شعر کہتے ہیں۔ شرف تلمذ سید نظیر علی عدیل (تلمیذ حضرت صفی اورنگ آبادی) سے ہے۔ بی کام کرنے کے بعد اب مارکیٹنگ مینجمنٹ سے ایم کام کر رہے ہیں۔ محلہ امان نگر کالونی میں ایک ادبی بزم (شاخ ادارہ ادب اسلامی) کے معتمد ہیں۔

آدھی ملاقات کے لئے :- ظفر فاروقی۔
امان نگر کالونی۔
مکان نمبر ۲۶/۱۶/B/۳۱۶-۱۸۰۷۔
حیدرآباد - ۵۰۰۰۲۳

محمد نجم الدین فاروقی ظفر

ہیں نبیوں کے جو تاجور مصطفیٰؐ
ہیں رسولوں میں بھی مفتخر مصطفیٰؐ

رب یہ اعلان ہے خاص کر مصطفیٰؐ!
ہوں مدینے میں شام و سحر مصطفیٰؐ

دیکھیے آنے کو آئے کئی انبیاء
آپ آئے بہ شانِ دگر مصطفیٰؐ

آپ یٰسین و طٰہٰ و مدثر بھی ہیں
ہر لقب آپ کا معتبر مصطفیٰؐ

کُل خدائی ہے زیرِ نگیں آپ کے
آپ کونین میں مقتدر مصطفیٰؐ

ہیں مشیت پہ نظریں حضورؐ آپ کی
کوئی ایسا ہوا دیدہ ور مصطفیٰؐ

آپ سے ہی ملی ہے فکر و نظر کو جلا
آپ ہی سے ہے فکر و نظر مصطفیٰؐ

آپ تو عرشِ اعظم تلک آ گئے
ہے کہاں آپ کا راہبر مصطفیٰؐ

سبز گنبد کا ہر اک نظارہ حضور
ہے حقیقت میں جنت نظر مصطفیٰؐ

آج تھامے ہیں جو بھی ہیں سرکار کی
یا تو صدیقؓ ہیں یا عمرؓ مصطفیٰؐ

ہاتھ گر چھوٹ جاتا تو بھٹکیں گے کیا
پاک اسوہ ہے جب راہبر مصطفیٰؐ

آپ سے لی ہے ہم نے ہدایت حضورؐ
اب نہ بھٹکیں گے ہم عمر بھر مصطفیٰؐ

تھے وہ نادیدہ عاشق حضور آپ کے
اک اویسؓ قرنی دیدہ ور مصطفیٰؐ

ہے یہ عابدؔ بھی محتاجِ لطف و کرم
"ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

تعارف

آپ کا نام سید صادق علی خاں، قلمی نام عابدؔ قادری اور تخلص عابدؔ ہے۔ آپ نے شاعری کا ذوق ورثے میں پایا ہے۔ آپ کے والد محترم خورشید قادری مرحوم بھی شاعر تھے۔ علامہ ناصر زیدپوری مرحوم سے شرف تلمذ حاصل رہا ہے جو اپنے وقت کے جید عالم اور باکمال استاد شاعر تھے۔ آپ نے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی ہے لیکن اب نعتیں اور منقبتیں ہی لکھتے ہیں۔

آپ سے ملاقات کیلئے ـــــ عابدؔ قادری۔ مکان نمبر 16-9-750/ے۔ ریس کلب روڈ۔
ملک پیٹ قدیم حیدرآباد۔ 500036۔ فون نمبر 552653۔
ـــ: عابدؔ قادری :ـــ

مرحبا مرحبا عمر بھر مصطفیٰؐ
شام کعبہ ہو میری سحر مصطفیٰؐ

آپ جب ہیں مرے راہبر مصطفیٰؐ — مجھ کو کیسی بات کا پھر ہے ڈر مصطفیٰؐ
آچکا ہے بھنور میں سفینہ مرا — ہو کرم کی ادھر اک نظر مصطفیٰؐ
کافروں نے گواہی رسالت کی دی — آپ کے چہرے کو دیکھ کر مصطفیٰؐ
بزم میں آپ کا ذکر کیا چھڑ گیا — نور ہی نور تھا رات بھر مصطفیٰؐ
یوں درودوں کی مجلس سجا دی نہ کیوں — ہیں نگہدار رحمت سر بسر مصطفیٰؐ
یہ زمانہ بھی کیا آگیا دیکھئے — عیب بھی بن گیا ہے ہنر مصطفیٰؐ
آپ امام صفِ انبیاء بے گماں — آپ نبیوں کے ہیں تاجور مصطفیٰؐ
آپ تنہا گئے کب تھے معراج کو — خود خدا تھا شریکِ سفر مصطفیٰؐ
آپ کے در کا ادنیٰ بھکاری ہوں میں — اب بھلا جاؤں گا پھر کدھر مصطفیٰؐ

آپ کا وصف عارفؔ سے کیوں ہو بیاں
نذر ہیں میرے قلب و جگر مصطفیٰؐ

تعارف

آپکا نام سید عارف اللہ باشاہ قادری اور تخلص عارفؔ ہے۔ قلمی نام عارف نعمانی ہے ادونی میں پیدا ہوئے بسلسلۂ نسب حضرت سید شاہ عبداللطیف لاابالی المحمودی الکرنولیؒ سے ملتا ہے۔ آپ نے ایم۔ اے، ایم ایڈ کی ڈگری حاصل کی اور اب ادونی میں اسکول میں اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر ہیں۔ شرف تلمذ حضرت نیر نقشبندی سے حاصل تھا۔ آپ کی چار تصانیف شائع ہو چکی ہیں جن میں دو شعری مجموعے "کعبۂ دل" اور "آئینۂ قلب" شامل ہیں۔ غزلوں کا مجموعہ "حرفِ آگہی" زیر طباعت ہے۔ مدیر روزنامہ "سیاست" نے آپکو ادونی میں اعزازی نامہ نگار سیاست مقرر کیا۔ آپ واعظ کی حیثیت سے بھی مشہور ہیں۔ موجودہ عمر (۴۸) سال ہے۔ آرحی ملاقات کیلئے: عارف نعمانی۔ بڑا دروازہ۔ نزد جامع مسجد ادونی۔ ضلع کرنول۔ پن کوڈ - 518301 -

— (سید عارف اللہ باشاہ قادری عارفؔ) —

اب تو ہو جائیے جلوہ گر مصطفیٰؐ
مضطرب آنکھ میں ہے نظر مصطفیٰؐ

آپ کا ہے جو آنکھوں میں گھر مصطفیٰؐ — حسنِ عالم ہے بادِ نظر مصطفیٰؐ
ان کو مِل جائے دامن اگر آپؐ کا — اشک ہو جائیں لعل و گہر مصطفیٰؐ
سب لگے ہیں تماشے میں کونین کے — ہے نظر میری آپؐ پر مصطفیٰؐ
آپؐ کے نقشِ پا کے برابر ہوں کیا — گردِ رہ ہیں یہ شمس و قمر مصطفیٰؐ
ہے بہت ایک نسبت یہ میرے لئے — میں ہوں بیمار تم چارہ گر مصطفیٰؐ
آرزو ہے کہ پلکوں سے جھاڑا کروں — رات دن آپ کی رہگزر مصطفیٰؐ
آپ ہی کی میں توصیف کرتا رہوں — مشغلہ ہو یہی عمر بھر مصطفیٰؐ

نعت کا حق ادا خوب کرتا علیؔ
ملتے جبریل کے پر اگر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام علی احمد جلیلی اور تخلص علیؔ ہے۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے آپ کے والد حضرت فصاحت جنگ جلیلؔ آصف جاہ ششم اور آصف جاہ ہفتم کے استاد تھے۔ شاعری کا شوق کم عمری سے ہے۔ شاعری کے نکات اور عروض وغیرہ اپنے والد سے حاصل کئے۔ اسی باعث کلام میں استادانہ رنگ غالب ہے۔ آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کیا اور اپنے والد کی شخصیت اور کلام پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور محکمۂ تعلیمات سے وابستہ رہے۔ آپ کی تصانیف پانچ ہیں جن میں تنقیدی مضامین کا مجموعہ "نئی غزل کے منفی رجحانات" تین غزلیات کے مجموعے "نقشِ قدم"، "شہرِ تمنا" اور "منظر منظر" کے علاوہ نظموں کا مجموعہ "اندھیرے اجالے" ہیں۔ آپ کے کئی شاگرد ہیں۔

موجودہ عمر (۷۷) سال ہے۔

ادبی ملاقات کیلئے:۔ ڈاکٹر علی احمد جلیلی۔ جلیل منزل۔ محلہ سلطان پورہ۔ مکان نمبر 22-1-733/1
حیدرآباد۔ ۲۴-۵۰۰۰۲۴۔ (فون نمبر ۵۲۴۹۷۰)۔

ڈاکٹر علی احمد جلیلی

آپ کا ہے یہ فیضِ نظر مصطفیٰؐ
ہم ہیں ایماں سے بہرہ ور مصطفیٰؐ

آپ کرتے نہ اعلان اگر مصطفیٰؐ ۔ مانتا کون مثلِ بشر مصطفیٰؐ
آپ کی یاد ہے میری ہر سانس میں ۔ اور ہے سانس آٹھوں پہر مصطفیٰؐ
سمٹی ایسی کہ اک شب میں طے ہو گئی ۔ وہ جو صدیوں کی ہے رہ گزر مصطفیٰؐ
عرش پہلے سے کچھ اور اونچا ہوا ۔ شب کی شب میں قدم چوم کر مصطفیٰؐ
چاہتا ہے کہ سرسبز ہو سوکھ کر ۔ گلستانوں کا ہر اک شجر مصطفیٰؐ
آپ کے غم کو صدیاں بھی کافی نہیں ۔ زندگیت تو ہے بہت مختصر مصطفیٰؐ
دور رہ کر بھی دیکھا ہے نزدیک سے ۔ تھی وہ کیسی اویسی نظر مصطفیٰؐ
جب سے منسوب ہیں زلف و رخسار سے ۔ بڑھ گئی شان شام و سحر مصطفیٰؐ
حق ادا کرنے دیجے مجھے آنکھ کا ۔ اک نظر آپ کو دیکھ کر مصطفیٰؐ

آپ کو دیکھ کر کس کو دیکھے عدیلؔ
ہے کہاں آنکھ میں اب نظر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام سید نظیر علی اور تخلص عدیلؔ ہے۔ آپ کو نامور شاعر حضرت صفیؔ اورنگ آبادی سے شرفِ تلمذ تھا۔ آپ کے قابلِ ذکر شاگردوں میں چند کے نام یہ ہیں۔ ڈاکٹر غیاث عارف رؤف رحیم۔ ڈاکٹر راہی۔ سرور عابدی۔ اور ظفر فاروقی وغیرہ۔ آپ کی نعتیں آل انڈیا ریڈیو اور ٹی۔وی۔ سے کئی بار پیش ہو چکی ہیں۔ عزیز احمد خاں وارثی نے آپ کا کلام ساز پر پیش کیا ہے۔ "تلامذہ صفیؔ" میں آپ کا تذکرہ موجود ہے۔

آدھی ملاقات کیلئے:۔ "بیت النظیر" مکان نمبر ۱۹۰-۲-۲۳ - محلہ مغل پورہ۔ حیدر آباد۔ ۵۰۰۰۰۲

سید نظیر علی عدیلؔ

ہو عطا وہ عروجِ نظر مصطفیٰ ؐ
علم و فن کے ہوں جس میں گہر مصطفیٰ ؐ

گر عطا ہوں مجھے بال و پر مصطفیٰ ؐ
اُڑ کے پہونچونگا بارِ دگر مصطفیٰ ؐ

ہوں مدینہ میں شام و سحر مصطفیٰ ؐ
ڈالیئے یوں کرم کی نظر مصطفیٰ ؐ

چین پالوں جو آئے نظر مصطفیٰ ؐ
دیکھ لوں آپؐ کو آنکھ بھر مصطفیٰ ؐ

دیکھنے آپ کو اک نظر مصطفیٰ ؐ
کب سے بے چین ہے چشمِ تر مصطفیٰ ؐ

نورِ ذاتِ قدم شمعِ بزمِ حرم
آپؐ کی شان ہے سر بسر مصطفیٰ ؐ

یہ تمنا ہے آ جائیں ہم کو نظر
پھر سے طیبہ کے دیوار و در مصطفیٰ ؐ

پائے اقدس پہ رکھ دونگا اپنی جبیں
خواب میں میرے آئیں اگر مصطفیٰ ؐ

رہبری راہِ حق کی ہو ان کو عطا
راہِ حق سے جو ہیں بے خبر مصطفیٰ ؐ

مژدۂ جانفزا حق نے ان کو دیا
جو چلیں آپؐ کی راہ پر مصطفیٰ ؐ

آپ کے در سے وابستہ ہو کر فہیم
کیسے بھٹکے گا وہ دربدر مصطفیٰ ؐ

تعارف

آپکا نام سید شاہ صادق محی الدین اور تخلص فہیم ہے۔ آپ نے جامعہ نظامیہ سے مولوی کامل اور عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم ۔ او ۔ ایل کا امتحان عربی سے کامیاب کیا ۔ اب جامعہ نظامیہ میں پیشۂ تدریس سے وابستہ ہیں ۔ گزشتہ چند سالوں سے مشقِ سخن جاری ہے ۔ شرفِ تلمذ سید شاہ نصیر الدین المتخلص بہ (بسمل) ابوالعلائی سے حاصل ہے ۔۔

آدھی ملاقات کیلئے ۔ مصری گنج ۔ مکان نمبر ۳/۱۲۳/۱۱-۲-۱۹ ۔ حیدرآباد

بہ

سید شاہ صادق محی الدین فہیم

رُخ کے انوار کو دیکھ کر مصطفیٰؐ
صدقے ہوتے ہیں شمس و قمر مصطفیٰؐ

رب نے لیٰسٓ طٰہٰ پکارا تمہیں
سارے نبیوں میں ہے مفتخر مصطفیٰؐ

جسم اطہر کا سایہ نہ تھا آپ کے
کون ہوتا ہے ایسا بشر مصطفیٰؐ

رب نے فرمایا "لین سے عرش پر
آیئے آیئے بے خطر مصطفیٰؐ"

اُڑ کے قدموں میں آؤں مری ہے دعا
دیکھئے مجھ کو کچھ ایسے پر مصطفیٰؐ

کیا اللہ نے اُن پہ دوزخ حرام
جس پہ ڈالیں کرم کی نظر مصطفیٰؐ

خاک طیبہ کی آنکھوں پہ رکھوں گا میں
جب مدینے کا ہوگا سفر مصطفیٰؐ

بگڑی قسمت بھی میری سنور جائے گی
"ڈال دیجئے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

لاج قادر کی محشر میں رکھ لیجئے
مجھ گنہگار پر ہو نظر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام سید قدرت اللہ قادری الرزاقی سجادہ نشین حضرت سید سیف اللہ قادریؒ ہے۔ آپ پیر طریقت حضرت سید شاہ محی الدین قادری ہادری کے دست حق پر طالب ہوئے۔ مولانا ہادری نے خلافت بھی عطا کی۔ قادر تخلص سے سرفراز فرمایا اور یہیں سے آپ کی شاعری کی ابتداء ہوئی ایک سال سے زائد عرصے سے اشعار موزوں کر رہے ہیں۔ اپنے کلام میں اصلاح بھی مولانا ہادری حیدرآبادی سے لیتے ہیں۔ ملازمت محکمہ آبرسانی میں ہے۔

آدھی ملاقات کیلئے :- سید قدرت اللہ قادری قادر رزاقی۔
مسجد عثمان ساگر۔ موضع گنڈی پیٹ۔ ضلع رنگا ریڈی۔
پن۔ 500161 -

سید قدرت اللہ قادری رزاقی

خلق و خالق کے نورِ نظر مصطفیٰؐ
وجہِ تخلیقِ کُل، بحر و بر مصطفیٰؐ

پھر وہ دکھلائیں فیضِ نظر مصطفیٰؐ
جیسے ایمان لائے عمرؓ مصطفیٰؐ

آپ اُمّی لقب آپ رحمت لقب
آپ ہیں نورِ حق سر بسر مصطفیٰؐ

سید الانبیاءؐ سید المرسلین
فخرِ آدم ہیں خیر البشر مصطفیٰؐ

کس بلندی پہ ہیں آپ کہ جس کی ہے
سدرۃ المنتہیٰ رہ گذر مصطفیٰؐ

ہے حوادث کے طوفاں میں کشتی مری
"ڈال دیجئے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"

نصرتِ بیکراں عزم خیر البشرؐ
یاد آتی ہے جنگِ بدر مصطفیٰؐ

اڑ کے آتا مدینہ بڑے شوق سے
مجھ کو ہوتے اگر بال و پر مصطفیٰؐ

نازِ نسبت کا پروردہ کوثر حضور
اُس کی ہو شامِ غم کی سحر مصطفیٰؐ

حق نگیں، حق نما، حق نگر مصطفیٰ
جلوۂ کبریا سر بسر مصطفیٰ

آپ کی یاد روحانیت کی دلیل — آپ کا غم ہے وحدت اثر مصطفیٰ
طے کیا آن کی آن میں آپ نے — سدرۃ المنتہیٰ کا سفر مصطفیٰ
آپ دلدارِ حق آپ شہکارِ حق — آپ کونین کے تاجور مصطفیٰ
میں مدینے میں مجھ میں مدینہ رہے — ختم ہوں یونہی شام و سحر مصطفیٰ
مجھ پہ کھل جائیں رازِ خفی و جلی — ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰ
اپنی مرضی سے خود جلوہ گر ہوئے — آپ مختار ہیں کس قدر مصطفیٰ
آپ کی دید ہی حق کا دیدار ہے — آپ لاریب خیر البشر مصطفیٰ
آندھیاں کفر و ظلمت کی مٹتی نہ تھیں — تم نہ آتے جہاں میں اگر مصطفیٰ
آپ کا دامنِ پاک ہاتھوں میں ہے — کیا ڈرائے گی نارِ سقر مصطفیٰ

اے گرامی یہ معراج ہے عشق کی
میری سانسوں میں ہیں جلوہ گر مصطفیٰ

تعارف

آپ کا نام محمد شریف اور تخلص گرامی ہے۔ ادونی میں پیدا ہوئے۔ تدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ سالِ حال یعنی سنہ ۱۹۹۲ء میں (Best Teacher) بیسٹ ٹیچر کے ایوارڈ سے نوازے گئے ہیں۔ شرفِ تلمذ حضرت نیر نقشبندی (ادونی) سے حاصل تھا۔ موجودہ عمر ۵۷ سال ہے۔

آدمی ملاقات کیلئے: مکان نمبر 2/276۔ محلہ باہر پیٹھ۔ ادونی ضلع کرنول
پن-518301

محمد شریف گرامی

اک نظر اک نظر اک نظر مصطفیٰؐ
ہیں ادھر تا دل ادھر ہی ادھر مصطفیٰؐ

ہے تمنائے قلب و نظر مصطفیٰؐ — ہو مدینے میں اب شام و سحر مصطفیٰؐ

ہے نگاہِ کرم کا اثر مصطفیٰؐ — بن گئی خود تجلی نظر مصطفیٰؐ

آپ کے ذکر میں آپ کی یاد میں — دل ہے مصروف آٹھوں پہر مصطفیٰؐ

پل رہا ہے بڑے ناز و انداز سے — قلب میں یاد کا اک شجر مصطفیٰؐ

میرا ذوقِ جنوں اب ہے اس گام پر — دیکھتا ہوں جدھر میں ادھر مصطفیٰؐ

عقل اب تک بھی مظہر سمجھ نہ سکی
آئینہ ہیں کہ آئینہ گر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا اصلی نام محمدؐ غیاث الدین، قلمی نام مظہر رضی اور تخلص مظہر ہے۔ بی۔ اے تک تعلیم حاصل کی اور اب ملازم سرکار ہیں۔ شعر گوئی کا فن ورثے میں ملا۔ آپ کے والد رضی الدین رضی بھی اچھے شاعر تھے۔ ان ہی کی ہمت افزائی سے شاعری کے میدان میں قدم رکھا۔ جناب رؤف خیر سے اصلاح لیتے ہیں۔۔

آدھی ملاقات کیلئے: مظہر رضی۔ مکان نمبر ۲۲۴/۱۵۷۔ ۱۰۔ ۹۔ محلہ رسالہ بازار
قلعہ گولکنڈہ۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۵۔ اے۔ پی

مظہر رضی

ہو معطر نگاہِ سحر مصطفیٰ
آدمی کو عطا ہو نظر مصطفیٰ

آپ کی بات فرمانِ حق یا نبی — آپ کا ہر عمل معتبر مصطفیٰ
کچھ ہمیں بھی بصیرت عطا کیجئے — بے ہنر ہے نگاہِ بشر مصطفیٰ
سبز گنبد ہے آنکھوں میں جب سے مری — ہو گئی ہے نظر معتبر مصطفیٰ
میں مدینے کی راہوں میں چلتا رہوں — طے نہ ہو عمر بھر یہ سفر مصطفیٰ
میری نظروں کو طیبہ دکھا دیجئے — بے اثر ہو رہی ہے نظر مصطفیٰ

ذکرِ خالق سے معمور قلبِ منیر
اور ہے لب پہ شام و سحر مصطفیٰ

تعارف

آپ کا نام محمد منیر الزماں اور تخلص منیر ہے۔ آپ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ شعری مجموعہ "شفق رنگ" شائع ہو چکا ہے۔ ۱۶ سال کی عمر سے شاعری کر رہے ہیں۔ آپ نے ۱۹۸۳ء میں ایم۔ اے پاس کیا۔ ۱۹۸۶ء میں ایم۔ فل اور ۱۹۹۰ء میں جامعہ عثمانیہ سے پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ شرفِ تلمذ حضرت ابوزاہد سید یحییٰ حسین قدر عریضی نے بخشا۔ موجودہ عمر (۴۷) سال ہے۔

آدھی ملاقات کیلئے:۔ ڈاکٹر محمد منیر الزماں منیر
مکان نمبر ۲/۵۵۷-۱-۱۲
سید علی گوڑہ۔ حیدرآباد۔ اے۔ پی

ڈاکٹر محمد منیر الزماں منیر

مجھ سے چھوٹے گا کیسے یہ درِ مصطفیٰؐ
ہیں بشر آپؐ خیر البشر مصطفیٰؐ

کس کو دیکھوں تمہیں دیکھ کر مصطفیٰؐ
تم دو عالم کی حدِ نظر مصطفیٰؐ

آپؐ کے گیسو و رُخ کا صدقہ ہے سب
شام کیسی کہاں کی سحر مصطفیٰؐ

ہو گئی سوچ آسان اللہ کی
جب بھی سوچا تمہیں سوچ کر مصطفیٰؐ

وجہہ تخلیق کا گویا اعلان ہیں
یہ زمیں آسمان بحر و بر مصطفیٰؐ

اُس پہ سارا زمانہ فدا ہو گیا
ہو گیا جو فدا آپؐ پر مصطفیٰؐ

شان نبیوں کی اللہ اکبر نصیب
کچھ سبھی مصطفیٰؐ ہیں مگر مصطفیٰؐ

میں تو لکھوں ثنا عمر بھر مصطفیٰؐ
کیا کروں عمر ہے مختصر مصطفیٰؐ

آپ ہیں محترم کس قدر مصطفیٰؐ
ہر شرف ختم ہے آپ پر مصطفیٰؐ

ہیں شعارِ خدا سر بسر مصطفیٰؐ
سب پہ رکھتے ہیں یکساں نظر مصطفیٰؐ

یہ صبا یہ شجر یہ حجر مصطفیٰؐ
سب کے لب پر ہے شام و سحر مصطفیٰؐ

میں تو مر کے بھی واپس نہیں آؤں گا
مجھ کو بلوائیں طیبہ اگر مصطفیٰؐ

مانتا ہوں خدا تو نہیں شاہِ دیں
غیرِ حق بھی نہیں ہیں مگر مصطفیٰؐ

کائناتِ دل و جاں کی کیا اہمیت
دونوں عالم فدا آپ پر مصطفیٰؐ

مقصدِ زندگی ہے کرم کی نظر
ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰؐ

کس زباں سے تمہیں میں بشر کہہ سکوں
متکلّم سے ہوں میں باخبر مصطفیٰؐ

بن گئی ہے عبادت میری زندگی
ہیں تصور میں آٹھوں پہر مصطفیٰؐ

آپ سب کچھ ہیں یوسف نظر کیلئے
در سے جائے تو جائے کدھر مصطفیٰؐ

تعارف

علمی اور ادبی حلقوں میں آپ یوسف نظر کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ چالیس سال سے ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔ ملک الشعراء حضرت اوج یعقوبی سے شرفِ تلمذ حاصل کیا تھا۔ گودڑ شاہی سلسلے سے منسلک ہیں۔۔

یوسف نظر

دل ہے مجروح، زخمی جگر مصطفیٰؐ
ان کا شافی خدا، چارہ گر مصطفیٰؐ

وہ بشر جو ہیں لاریب خیر البشر — جسم انساں میں فوق البشر مصطفیٰؐ
میری دنیا سنور جائے گی دین بھی — "ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰؐ"
میرے گھر میں تمہارا بیاں صبح و شام — میرے دل میں تمہارا ہے گھر مصطفیٰؐ
ہے مواجہہ کو دل دیکھنے مضطرب — یاد کیجیے بار دگر مصطفیٰؐ
چشم رحمت اگر ہو تو آباد ہو — سونا سونا ہے دل کا نگر مصطفیٰؐ
آپ کو بھیج کر رب نے احساں کیا — ورنہ گمراہ تھا ہر بشر مصطفیٰؐ
آپؐ کے نور کے ہی ہیں پرتو سبھی — یہ نجوم اور شمس و قمر مصطفیٰؐ
آپؐ کے خُلق مثلِ قرآن حکیم — خوب ہے خوب تر، خوب تر مصطفیٰؐ
آپؐ کا نہ مثیل و نظیر و جواب — ہے مقابل نہ کوئی بشر مصطفیٰؐ

ہادی میرا یہ ایمان و ایقان ہے
ہے خدا ہی ادھر، ہیں جدھر مصطفیٰؐ

تعارف

آپ کا نام سید محی الدین قادری اور تخلص ہادیؔ ہے۔ حضرت سید شاہ عبداللطیف لاابالی قادریؒ کی نسل سے ہیں۔ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ شاعری ورثے میں ملی۔ آپ کے تایا محترم اور والد ماجد بھی شاعر تھے اور دونوں کا کلام طبع ہوا تھا۔ آپ کی شاعری کا آغاز اس وقت ہوا جبکہ آپ بعمر ۱۴ سال میٹرک میں زیر تعلیم تھے۔ مشاعروں میں شرکت زیادہ کرتے ہیں اور پڑھتے کم ہیں۔ عربی کلام کی اصلاح مولانا سید طاہر رضوی شیخ الجامعہ نظامیہ سے اور اردو کلام میں حضرت صفی اورنگ آبادی کے ممتاز شاگرد جناب خواجہ شوق سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ کی دس (۱۰) کتابیں طبع ہوئیں جن میں آپ کا پہلا مجموعۂ کلام "صوت ہادی" سنہ ۱۹۸۹ء میں طبع ہوا۔ دوسرا زیر ترتیب ہے۔ آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے اور ایم فل کیا اور ہمیشہ تدریس سے وابستہ رہے۔ انوار العلوم کالج میں شعبۂ عربی کے صدر رہے۔ آپ طبیب مستند بھی ہیں — آدمی ملاقات کیلئے: دارالہدیٰ۔ نبری منڈی مکان نمبر ۴۸۶-۴-۱۳ پوسٹ کاروان۔ حیدرآباد - ۵۰۰۰۰۶ -

سید محی الدین قادری ہادیؔ

فہرستِ منقبت

طرحِ مصرع:۔ ”مزارِ پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے“

مشاعرے کا دوسرا دور

زیر نگرانی جناب سید محی الدین قادری ہادی صاحب سجادہ نشین

تلمیذ جناب خواجہ شوق صاحب

ایک بجے شب تا ۲½ بجے شب
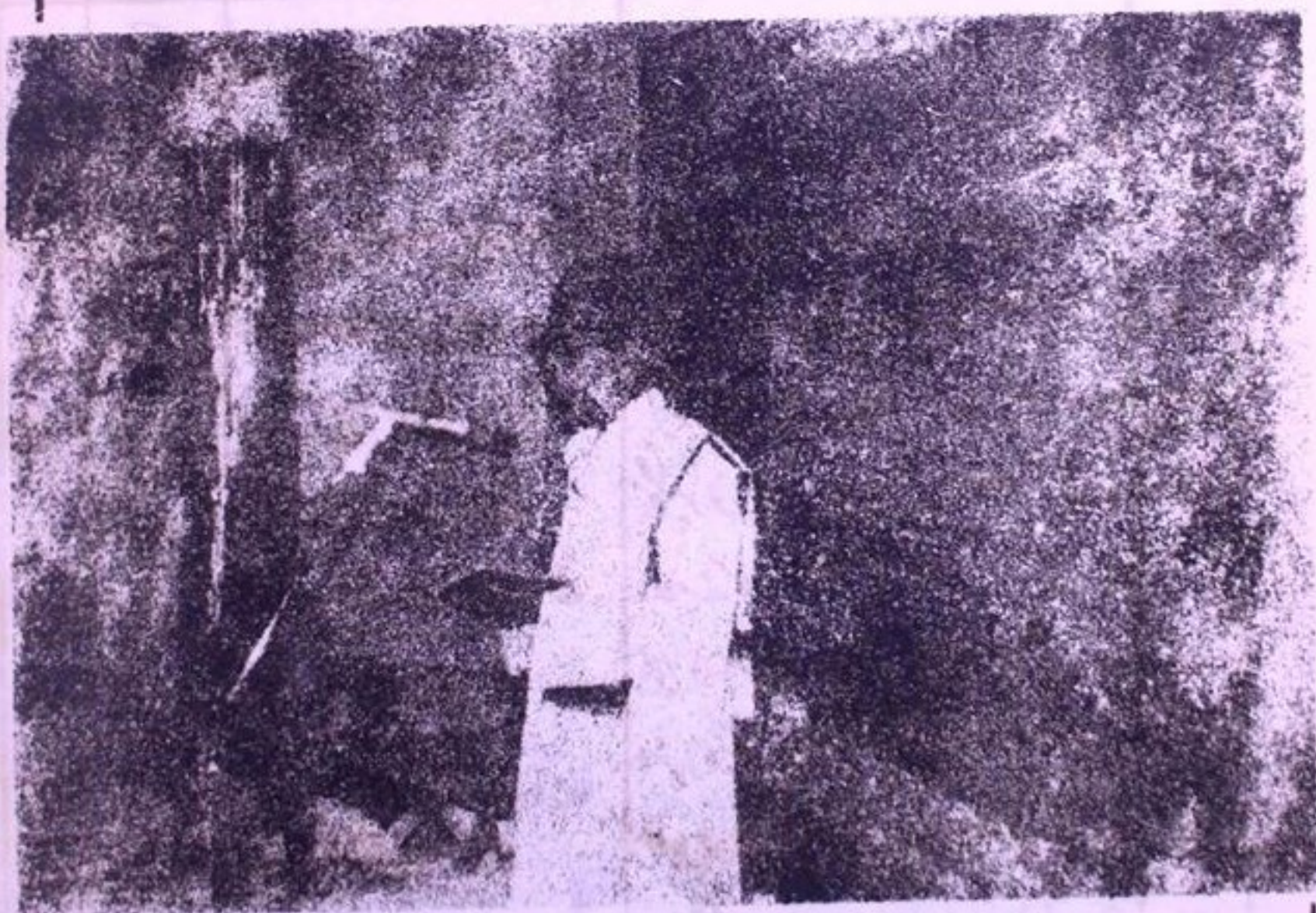
مولانا سید محی الدین قادری ہادی سجادہ نشین منقبت سناتے ہوئے۔
الحاج سید نصیر الدین بسمل (معتمد مشاعرہ) ۔ شریف گرامی (ادونی)
اور سید عارف نعمانی (ادونی)

یہ محفل پارساؤں میں بھی ایسے پارسا کی ہے
کہ خاصانِ خدا کی، جانشینِ مصطفیٰ کی ہے

کہ جس کی شان میں نازل ہوئیں آیاتِ قرآنی
خدا ہی جانتا ہے شان کیا آلِ عبا کی ہے

جھکا رہتا ہے عالم ہر گھڑی بس اُن کے قدموں پر
خدا کی ذات میں جس نے بھی ہستی کو فنا کی ہے

محمدؐ کے تصدق سے بہ لطفِ غوثؓ صمدانی
مزار پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے

بقا کیا چیز ہے بس ایک صیغہ ہے لطافت کا
خدا نے وصل کی سمجھو یہاں سے ابتداء کی ہے

انھیں کے دستِ قدرت میں رکھا زورِ یداللہ
کہ جس نے دوستی کی انتہا پر انتہا کی ہے

نہ چھوڑو تم نہ ہرگز بھول کر بھی ان کے دامن کو
بشارت ان کو لاخوف میرے ربِّ العلیٰ کی ہے

کہاں تک آنا جانا تیرا میرا اس طرح ہوگا
ابھی کب تک نہ جانے یہ گھڑی صبر و رضا کی ہے

بڑا بے خوف رہتا ہے سب اشفاق عالم میں
کہ اس کو رہنمائی بس تمہارے نقشِ پا کی ہے

محمد صابر اشفاق حسین صدیقی اشفاق

نگاہیں مضطرب، بے چین دل، منزل تمنا کی ہے
مرے مولیٰ کرم تیرا، دُہائی مصطفیٰ کی ہے

درِ دولت پہ حاضر ہوں فقط ٹوٹے ہوئے دل سے
زمانے بھر میں شہرت آپ کے حُسنِ عطا کی ہے

مدد ہو غوثِ اعظم کی تو پھر مشکل نہیں مشکل
حیاتِ عارضی میں فکر بھی روزِ جزا کی ہے

مشیّت تابعِ علمِ [illegible] تو ہے لیکن
دُعا مانگو، یہ ولایت آج بھی غوث الوریٰ کی ہے

درِ رحمت ہے، رہا کس سوچ میں ہے آ بھی جا نادان
مقدر بن بھی سکتا ہے، ضرورت التجا کی ہے

یہاں تم اپنی مرضی کے مطابق چل نہ پاؤ گے
یہ منزل فی الحقیقت عشق میں صبر و رضا کی ہے

حقیقت اک حقیقت ہے حقیقت چھپ نہیں سکتی
یہاں پیرِ طریقت ہیں، یہ رحمت خدا کی ہے

نہ میں منصور ہوں کوئی نہ سرمد ہی ہے میری منزل
یہاں کیا دخل ہے، مرد یہاں مرضی خدا کی ہے

[illegible]
تمنا میری اے باسط درِ غوث الوریٰ کی ہے

محمد عبد الباسط باسط

ہمیشہ نور کی بارش ضیائے مصطفےٰ کی ہے
مزارِ پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے

عقیدت مند پر ہر حال میں رحمت خدا کی ہے
تمہارا جو ہوا اُس کے لئے تم نے دعا کی ہے

میں محرومِ علاجِ دردِ دل کب تک رہوں آخر
جو آیا در پہ اُس کے درد کی تم نے دوا کی ہے

بفضلِ خالقِ عالم مرادیں اُس کی بر آئیں
عنایت، سرفرازی، جس پہ بھی غوث الوراؒ کی ہے

وسیلے کے سوا حق تک رسائی غیر ممکن ہے
تصوف میں مدد بھی آپ کے حسنِ عطا کی ہے

معین اہلِ عرفاں آپ کو حق نے بنایا ہے
مسلماں کو ضرورت آپ جیسے رہنما کی ہے

یہ واعظ کیا ہیں ان کا وعظ کیا اُس میں اثر کیا؟
یہ جرأت تو فقط خاکِ درِ غوث الورا کی ہے

کسی صورت درِ اقدس پہ پہنچوں تو سکوں آئے
یہی اک آرزوئے داغ دِلِ بے نوا کی ہے

کرامت سے ان ہی کی بن گئے کتنے ولی اللہ
ضرورت آپ ہی جیسے ہمیں اب رہنما کی ہے

ملا ہے دامنِ غوث الوراؓ دستِ عقیدت سے
سدا بیخودؔ نوازش مجھ پہ میرے رہنما کی ہے

احمد حسین الہ آبادی بیخودؔ

کرم ہے سرورِ دیں کا عنایت مرتضیٰؓ کی ہے
"مزارِ پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے"

تمہارے روبرو ہو کر تمہیں جی بھر کے میں دیکھوں
تمہیں تکتا رہوں حسرت دلِ بے مدعا کی ہے

یہ میرے دل سے پوچھو رخ کو دیکھو اور پہچانو
میرے ماتھے کے اوپر یہ نشانی نقشِ پا کی ہے

ابھرتے جا رہے ہیں نقشِ الفت اور بھی دل میں
محبت جب سے دل میں بس گئی آلِ عبا کی ہے

میرے ہادیؔ سلامت تم رہو فیضانِ مسند پر
خدا سے عاجزانہ ہر گھڑی یہ التجا کی ہے

ہمیں گے حشر میں بھی دیکھنا وابستۂ دامن
عنایت ہم پہ کتنی حضرتِ غوث الوریٰؓ کی ہے

انہی کے ہو کے رہنا ان پہ مٹنا اور مر جانا
یہی اک آرزو میں نے ذبیحؔ صبح و مسا کی ہے

شیخ اسمٰعیل رزاقی ذبیحؔ

ف مولانا سید محی الدین قادری ہادیؔ سجادہ نشین ..

ولایت کا مقامِ منتہیٰ قربت خدا کی ہے
اسے پانے کی کڑی اک شرطِ طاعت مصطفیٰؐ کی ہے

اطاعت کے لئے پا-یکسوئی، کنجی رسا کی ہے
برائے یکسوئی سے آگ عشقِ خود فنا کی ہے

نبوت ختم کر باون مراتب کر دیئے جاری
بقدرِ ظرف حکمت اس کی ہر اک کو عطا کی ہے

کیا ہے جو بھی جتنی منزلیں طے زندگانی میں
لحد پر بعد مردن رحمت اُتنی ہی خدا کی ہے

کوئی دو چار کوئی آٹھ دس بارہ تلک پہنچا
غرض چوبیس تک جا کر کسی نے انتہا کی ہے

نہیں چھتیس سے آگے کسی کو راہ بڑھنے کی
کہ باقی میں ہر اک منزل نبھا اہلِ وفا کی ہے

قلندر کا ہے اک درجہ اِنہیں باون مراتب میں!
ہدایت اُس کو تو بے واسطہ شیرِ خدا کی ہے

خدا معلوم جتنی منزلیں طے کی ہیں اُتنی ہی
"مزارِ پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے"

مجھے یہ حکم ہے اہلِ طریقت کو کروں آگاہ
کہ دی میں نے اِسی باعث خبر راہِ ہُدیٰ کی ہے

پکڑ لے پیر کو پھر راہ چل آقاؐ نے فرمایا
طریقت پر چلا جو چھوڑ یہ - گویا خطا کی ہے

سمجھنا مرشدِ کامل سے اپنے بات مذکورہ
ادب کی حد میں جو یہ بات سید نے ادا کی ہے

حکیم سید حبیب اللہ سید

"محی" کی مستی بھی واللہ کیا مستی بلا کی ہے
کہ جس کی شکل میں پوشیدہ صورت مصطفیٰؐ کی ہے

ہو "مجذوب المجاذیب" اے "محی" پھر پوچھنا کیا ہے
مجھے حاجت تمہارے جذبِ مستانہ ادا کی ہے

مرے ہر درد کا دارالشفاء ہے آستاں تیرا
اطباء کی ضرورت نہ مجھے حاجت دوا کی ہے

خدا کی ذات میں ہو کر فنا پائے "بقا" ہو تم
مرا ایماں ہے خاصیت یہی سب اولیاء کی ہے

وہی درویش کامل ہے قلندر جسکو کہتے ہیں
مکمل جسکو حاصل معرفتِ صوت و صدا کی ہے

وہی بھرتے ہیں دم "الحق انا" کا دمبدم جن کا
مقدر بن چکی جو معرفت "الحق انا" کی ہے

وہ دیکھو نور کی جھرمٹ میں بن کر عرس کی رونق
مزارِ پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے

پلایا جب سے ہے پیرِ مغاں نے جام عرفاں کا
مرے پیشِ نظر دل میں عیاں صورت خدا کی ہے

مرے سینے میں جو کچھ بھی ہے دولت علمِ عرفاں کی
عطا کردہ وہ فیضانِ شہنشاہِ دنیٰ کی ہے

یہ دنیا ہو کہ عقبیٰ ہو، یہ مرقد ہو قیامت ہو
مجھ کو ہمیشہ ذاتِ احد و احمدؐ کی ہے

نہ لا کر تاب یہ جوشِ جنونِ عشق کی اے شیخ
زمیں پر آ گیا ہوں میں مشیّت یہ خدا کی ہے

شیخ مدنی شیخ

اثر اس کا ہے یہ جو آپ نے تا دم دُعا کی ہے
"مزارِ پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے"

خدا جوئی، خدا یابی، خدا خواہی، خدا دانی
اسی دھن میں لگے رہنا یہ فطرت اولیاء کی ہے

وزیر مملکت اللہ والوں کو کیا حق نے
اسی باعث تو مستحکم حکومت مصطفیٰ کی ہے

احد میں اور احمد میں الف کیوں ہے ذرا سمجھو
اب اس سے صاف ظاہر ہے یہ سب رنگت خدا کی ہے

وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
سمجھنے کے لئے ہم کو ضرورت رہنما کی ہے

صدائے لا الٰہ از زمیں تا آسماں گونجی
بہ ایں کسبِ طریقت یہ کرامت اولیاء کی ہے

الٰہی دامنِ نسبت نہ چھوٹے غوث اعظمؓ کا
تڑپ کر صبر آغائی نے یہ ہر دم دُعا کی ہے

صبر آغائی ابو العلائی

طفیلِ غوثِ اعظمؓ یہ نوازش مصطفیٰؐ کی ہے
"مزارِ پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے"

گزاری زندگی اپنی محی الدینؒ نے ایسی
شریعت پر رہے قائم نبیؐ کی اقتدا کی ہے

دُعا بن کر کرامت سامنے آئی زمانے کے
محی الدینؒ نے کوئی خدا سے جب دُعا کی ہے

یہاں آکر کوئی سائل کبھی خالی نہیں لوٹا
خدا کا فضل ہے ان پر عطا غوث الوراؓ کی ہے

قدم اٹھتے تو ہیں آقا مگر بڑھتے نہیں آگے
ضرورت ہم غلاموں کو تمہارے نقشِ پا کی ہے

ہر اک بگڑے مقدر کو بنانا کام ہے ان کا
خدائے پاک نے قدرت انہیں ایسی عطا کی ہے

تمہارا ہو کے بھی طاہر تمہاری دید کو ترسے
یہی منشا تمہارا ہے کہ یہ مرضی خدا کی ہے

محمد محمود شرفی طاہر

نمازِ عشق میں نے بارہا دِل میں ادا کی ہے
خدا نے عارفوں کو یہ سعادت بھی عطا کی ہے

جو راہِ حق میں مرتے ہیں اُنہیں مردہ نہیں کہتے
یہی تعریف قرآں میں لکھی اِن اولیاء کی ہے

جو بندوں میں یہ شامل ہیں تو حق سے بھی یہ واصل ہیں
سنو پہچان مشکل آج بھی اِن اولیاء کی ہے

میسر اولیاء کو اپنا قبروں میں ہر اک شئے ہے
نوازش اور عنایت خاص ان پر کبریا کی ہے

جو ٹپکے آنکھ سے آنسو تو دُھل جائیں مرے عصیاں
خدا سے بارہا میں نے یہی اک التجا کی ہے

ہے جاری قبر سے جسکی ہمیشہ فیض روحانی
یہ عرسِ پاک کی محفل اُسی حق آشنا کی ہے

بدل دیتے ہیں تقدیروں کو یہ اپنی نگاہوں سے
دِلوں پر آج بھی جاری حکومت اولیاء کی ہے

اگر تم دیکھنا چاہو تو دیکھو دِل کی آنکھوں سے
"مزارِ پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے"

محی الدینؒ کے در پر سے عارفؔ بھی ہوا حاضر
سعادت کیا خدا نے آج مجھکو یہ عطا کی ہے

سید عارف نعمانی

خدا کی سلطنت میں حکمرانی مصطفیٰ کی ہے
پھر اس کے بعد ہے جو ذمہ داری اولیاء کی ہے

نگاہِ خاص جس پر بھی شہِ ہر دو سرا کی ہے
نظر آتا ہے نورانی، اگرچہ جسم خاکی ہے

محی الدین نے جو دولتِ عرفاں عطا کی ہے
سمانے اس کو وسعت کم بہت ارض و سما کی ہے

غلاموں پر محی الدین کے رحمت خدا کی ہے
انہیں ہے فکر دنیا کی نہ گھبراہٹ قضا کی ہے

سزا دُنیا کو دیجیے مستحق وہ ہر سزا کی ہے
فقط توڑا نہیں، دل توڑنے کی انتہا کی ہے

جو آنے والے ہیں بے خوف اس در پر چلے آئیں
یہاں تک روشنی ہر سمت اُن کے نقشِ پا کی ہے

ابھی سے کس لیے آنے لگے ہیں آنکھ میں آنسو
ابھی تو میں نے اپنی داستاں کی ابتدا کی ہے

نہ تھا جب تک تمہارا میں تو شاکی تھا زمانے سے
تمہارا ہو گیا تو اب زمانہ مجھ سے شاکی ہے

گھٹا کی طرح برسا ہے اثر اُن کے مریدوں پر
محی الدین نے ان کے لیے جب بھی دعا کی ہے

بحکمِ خلق میں پہنچا دو ہم کو کالی کملی تک
سنا ہے آفتابِ حشر میں حدت بلا کی ہے

میں جانے کو چلا جاؤں گا اٹھ کر آستانے سے
مگر اتنا بتا دیجیے کہ میں نے کیا خطا کی ہے

خدا کی راہ میں رکھا ہے جب پہلا قدم میں نے
لگا ایسا کہ جیسے آخری منزل بقا کی ہے

[illegible] جب تک رہا ہوں آستانے پر
نمازِ عشق صبح و شام نظروں سے ادا کی ہے

[illegible] کیلئے اس آستاں کو سب کی نظروں سے
جبیں سائی شبانہ روز میں نے جا بجا کی ہے

ابھی دنیا مکمل راہ پر آنے نہیں پائی
ابھی اس کو ضرورت آپ جیسے رہنما کی ہے

[illegible] عز و شرف گر آئی قبول اُفتد
جو میں نے چپکے چپکے آپ سے اک التجا کی ہے

[illegible] جھونکے میں آئے ہے مہک بغداد و طیبہ کی
تمہارے در پہ یہ ندرت عجب بادِ صبا کی ہے

[illegible] یہاں [illegible] ذکر سے جن فرشتوں
انہیں کو دیکھنے میں نے جہاں میں آنکھ وا کی ہے

ہیں جانے کو [illegible] ہوں ہر آن آستانے پر
مگر اس واسطے جاتا نہیں ہوں بات انا کی ہے

[illegible] اپنا جلوہ [illegible] زندگانی میں
بھروسہ کیا ہے کس کی زندگانی بے وفا کی ہے

عدیل آخر [illegible] میں ایسی کیا خوبی
خود آدم نے بھی جن کا واسطہ دے کر دعا کی ہے

نہیں کرتا [illegible] ہیں مصائب کا
یقیناً مصلحت کوئی عدیل اس میں خدا کی ہے

سید نظیر علی عدیل

اَزل سے دونوں عالم میں خدائی گر خدا کی ہے
تو اُس کے ساتھ بے شک مصطفائی مصطفیٰ کی ہے

خدا کے نام سے جس نے بھی جو شئے ابتداء کی ہے
خدا نے کام میں اُس کے بہت برکت عطا کی ہے

تمنا سیم و زر کی ہے، نہ خواہش کیمیاء کی ہے
اگر کچھ آرزو ہے تو نبیؐ کے خاکِ پا کی ہے

کرم ہے، فضل ہے، ساری مہربانی خدا کی ہے ق
مرے اِس کام میں تائیدِ احمد مجتبیٰ کی ہے

عنایت ہے صحابہ کی، حمایت ہے ائمہؑ کی
مدد غوث الوریٰ کی، سرپرستی اولیاء کی ہے

عدم میں مست تھے تو کرلئے وعدہ الستُ کا
اب اُس اقرار پر تکرار بس قالوا بلیٰ کی ہے

صفت مجذوب کی تھی، واصلِ رب تھے، اسی باعث
"مزارِ پیر محی الدینؒ پر رحمت خدا کی ہے"

نہیں قائل ہیں کچھ انساں مجاذیب اولیاء کے بھی
نہیں حاصل انھیں کچھ فیض، یہ مرضی خدا کی ہے

ہیں معنی عرس کے، تاریخِ رحلت پیر ولی کی یاد
ولی کی یاد کی محفل نبی کی ہے خدا کی ہے

جہالت چھوڑ کر اپنائیں ہم سیرت محمدؐ کی
ہمیں تعلیم تو دَع مَا کَدِرَ خُذ مَا صَفَا کی ہے

عجب اللہ کی تخلیق ہے یہ حضرتِ انساں
جو آبی بھی ہے، بادی بھی ہے، ناری بھی ہے، خاکی ہے

مرے اجداد کی ہادیؔ، عنایت ہے بفضلِ رب
فقیرِؔ[1] بے بدل کی ہے نظر، شفقت عطاؔ[2] کی ہے

سید شاہ محی الدین قادری ہادیؔ

[1] تایا صاحب کا تخلص فقیرؔ   [2] والد صاحب کا تخلص عطاؔ

کچھ گلدستے کے متعلق

نام کتاب .... گلدستۂ نعت و منقبت

مرتب .... سید محی الدین قادری ہادیؔ

معاون .... شیخ اسمٰعیل ذبیحؔ رزاقی

کاتب .... محمدؐ عبدالجبار کوہیری

مطبع .... پرنٹو پرنٹرس - گولی گوڑہ - حیدرآباد

سن طباعت .... ماہِ ذی الحجہ سنہ ۱۴۱۳ھ مطابق ماہِ جون سنہ ۱۹۹۳ء

تعداد .... پانچ سو (۵۰۰)

ہدیہ .... Rs. 80/- روپیے

صفحات .... چوَن (۵۴)

جملہ اشعار .... ۳۴۲ + ۱۳۴ = ۴۷۶

رسمِ اجراء :- زیرِ ترتیب گلدستے کا بدست مولانا سید عارف اللہ باشاہ قادری سجادہ نشین المعروف عارفؔ نعمانی - ادونی بموقع عرس ہوا ..

رسمِ اجراء :- مطبوعہ گلدستے کا بدست جناب خواجہ شوقؔ صاحب تلمیذ صفیؔ اورنگ آبادی بتاریخ ۲۷؍ محرم سنہ ۱۴۱۴ھ ..

یہ گلدستہ آستانۂ رزاقیہ "دارالہدیٰ" محلہ سبزی منڈی اندرون احاطہ درگاہ حضرت سید عبداللہ شاہ قادری رح

میں مل سکتا ہے